بسم اللہ الرحمن الرحیم

فلسفہ حیات کے زیر عنوان نواب بہادر یار جنگ

کا مضمون (صفحہ ۴ سے ۱۰) شریک اشاعت ہے

شبیر احمد

ترک مسکرات (حیدرآباد دکن)

جلد (۱)	شہریور سنہ ۱۳۴۶ف م جولائی سنہ ۱۹۳۷ع	نمبر (۳)

صدر نشین

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر المہام عدالت امور مذہبی سرکار عالی

نائب صدر

عالی جناب دیوان بہادر آر مدوا نیگار صاحب ایم۔بی۔ای ایڈوکیٹ

ارکان

(۱) جناب نواب بہادر یار جنگ بہادر جاگیر دار

(۲) جناب راجہ بہادر وینکٹ رامارید یعنا صاحب او بی ای

(۳) جناب سی سی پال صاحب او۔بی۔ای ڈپٹی چیف انجینیر

(۴) ریورنڈ الیف سی سیاکٹ ولسن مشن مکندر آباد

باہتمام صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

چندہ سالانہ عہ۴ر

قیمت فی پرچہ ۳ر

(تعداد ۲۰۰۰)

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	نام مضمون نگار	صفحہ
۱	قول	ڈبلیو ای جانسن	۳
۲	فلسفۂ حیات	جناب نواب بہادر یار جنگ بہادر جاگیر دار	۴
۳	مسکرات	جناب مولوی غلام علی صاحب حادی منشی فاضل اہلکار خزانہ عامرہ سرکار عالی	۱۰
۴	حجازیں منرائے شراب نوشی	الحاج جناب مولوی سید علی شبیر صاحب صدر منتظم عدالت عالیہ	۱۴
۵	الکحل کی آپ بیتی	جناب نانک راؤ صاحب کتب خانہ دار	۱۷
۶	ہماری انجمن کی کارگزاریاں	جناب ڈی ایس گوپالن صاحب (مترجم) جناب نانک راؤ صاحب کتب خانہ دار	۱۹
۷	ترک مسکرات کی عالمی خبریں	" " " " " "	۲۱
۸	غزل رباعیات	جناب مولوی ہادی علی صاحب ہادی کنتوری	۲۴

"کوئی انسان خواہ کسی مذہب کا ہو ایسا نہیں ہے جو مذہباً شراب پینے کی اجازت پایا ہو۔ یا مسکرات کے استعمال کا سبق سیکھا ہو۔ اگر کسی مذہب کے پیروان مسکرات کا استعمال کر رہے ہیں تو گویا اپنے مذہب سے ہٹ کر چل رہے ہیں"

(قول ڈبلیو۔ ای جانسن)

فلسفۂ حیات

عالی جناب نواب بہادر یار جنگ بہادر جاگیردار

یا ایھا الذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ۵ انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ فھل انتم منتھون ۵

تمام مخلوقات عالم میں انسان کا اشرف و اعلیٰ ہونا مسلم ہے۔ قرآن حکیم نے اس کو خلیفۃ اللہ کہا اور اللہ جل شانہٗ نے اس کی خلق کے بعد اپنی اعلیٰ ترین مخلوق فرشتوں اور جنوں سے اس کو سجدہ کرایا۔ اس کی تعظیم سے انکار کرنے والا بارگاہ رب العزت سے مطرود و مدحور ٹھہرتا ہے اور زمین کی ساری طاقتیں اس کے سپرد کی جاتی ہیں۔ اعضاء و قویٰ جسمانی کے اعتبار سے دیکھئے تو آدمی دوسرے حیوانوں سے کچھ زیادہ ممتاز نہیں معلوم ہوتا۔ اس سے زیادہ تیز آنکھیں بلیوں کی ہوتی ہیں۔ کتا اس سے بڑھ کر سونگھنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اس سے زیادہ مضبوط ہاتھ شیر کے ہیں۔ اس سے زیادہ سبک رفتار پاؤں گھوڑے اور ہرن کو ملے ہیں۔ اس سے زیادہ توانا جسم ہاتھی اور گینڈے کا ہے۔ لیکن پھر بھی ہم دیکھتے ہیں اور روزانہ دیکھتے ہیں کہ وہی ساری کائنات کا منتخب اللہ کرم اور متصرف نظر آتا ہے۔ بلی اور کتے اس کی بدلی ہوئی نگاہ کو دیکھ کر ڈرتے ہیں۔ ہاتھی اور گھوڑے اس کی سواری پر فخر کرتے ہیں۔ شیر اور گینڈے اس کے اشاروں پر ناچتے ہیں اور اب اس کی بادشاہت وسیع تر ہوتی جا رہی ہے۔ بھاپ۔ بجلی۔ ہوا۔ ریڈیم فضاؤں میں سے ہر ایک اس کے لئے برسرکار ہیں۔ اور نہ معلوم آئندہ اس کی کونسی کونسی نئی طاقتوں کا ظہور ہوگا اور دنیا محو حیرت ہو جائے گی۔

دوستو! غور کرو کہ کیا یہ سب اس عقل کرشمہ ساز کی جلوہ نمائیاں نہیں ہیں جو انسان کو دی گئی۔ جس کے ذریعہ سے وہ علوم سے مجہول کو پہچانتا ہے۔ برے اور بھلے میں تمیز کرتا ہے۔ تامل کو تجربہ اور تجربہ کو ایک مستقل فن بنا دیتا ہے۔ قوانین قدرت کا پتہ چلاتا ہے اور ان سے اپنی مفید مطلب باتیں پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ عقل اور صرف عقل ہی تو ہے جس نے اس کو قانون، حکومت، عدالت اور خدا کے نزدیک مکلف بنایا۔ ایک مجنون اور ایک صاحب فہم و فراست میں کیا فرق ہے کیا ایک مجنون کو آنکھ ناک کان ہاتھ پاؤں نہیں ہوتے کیا وہ بولتا چلتا پھرتا کھاتا پیتا نہیں ہے۔ پھر آپ اس کو کیوں اپنی سوسائٹی

اور محلہ اور شہر کے لئے ایک مصیبت تصور کرتے ہیں۔ کیوں اس کے قریب نہیں جاتے۔ کیوں اس کو انسانوں سے دور پاگل خانہ کی آہنی دیواروں کے اندر بند رکھتے ہیں۔ کیوں اس کی رسوائی قابل معافی اس کی گالیاں قابل درگزر اس کی بغاوت ناقابل تعزیر اور اس کا قتل ناقابل قصاص ہے صرف اس لئے کہ وہ عقل نہیں رکھتا۔ دیکھتا ہے سنتا ہے مگر سمجھتا نہیں اور اگر سمجھتا بھی ہے تو بھلے برے میں تمیز نہیں کر سکتا۔ اس کی عقل سے معذوری اس کو انسانیت کے عام درجہ سے گرا دیتی ہے۔ اور وہ انسان ہونے کے باوجود انسان نہیں سمجھا جاتا۔ ہر محفل میں ذلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے بڑے اس سے بچتے اور بچے اس کو کسی عجیب جانور کی طرح تماشا بناتے ہیں۔ دولت و حکومت دنیا میں انسان کے لئے باعث عزت و توقیر ہیں لیکن ایک دولت مند چاہے وہ قارون کے خزانوں کا مالک کیوں نہ ہو اور ایک حاکم چاہے وہ شہنشاہ ہفت اقلیم ہی کیوں نہ ہو حقیقی عزت و توقیر کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا جب تک کہ دولت عقل و شعور سے بہرہ اندوز نہ ہو۔ آپ نے غور کیا کہ عقل ہی نے انسان کو تاج انسانیت پہنا کر تخت شرف اعلیٰ پر بٹھایا تھا اور اب عقل اور صرف عقل کا فقدان اس کو انسان ہونے کے باوجود انسانیت سے خارج کر کے قعر ذلت کی گہرائیوں میں ڈال دیتا ہے تو کیا آپ کو ان سمجھ دار عقلمند اور صاحب فہم و فکر انسانوں پر رحم نہ آئے گا جو جانتے بوجھتے نشہ آور چیزوں کا استعمال کر کے اپنے آپ کو عقل و فہم سے محروم کر لیتے اور دنیا کی نگاہوں میں تماشا بن جاتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب نے نشہ اور مسکر کی مذمت کی اور ایسی چیزوں کو ناجائز قرار دیا جو ہماری عقل و شعور پر موثر ہو کر ہمارے حواس کو متاثر کرتی ہوں۔ عقلا نے اس کو ام الخبائث کہا کیونکہ عقل ہی برائی اور بھلائی میں تمیز کا ذریعہ ہے اور جب وہی باقی نہیں رہتی تو پھر برائی برائی نہیں رہتی اور انسان صرف ایک منشی و مسکر چیز کے استعمال کے بعد بہت سی برائیوں کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ آپ نے بچپن میں ایک قصہ پڑھا ہوگا کہ کسی صحرا میں ایک فاحشہ رہتی تھی اور شیطان کی آلہ کار تھی اس کا کام ہی یہ تھا کہ لوگوں کو راہ راست سے بھٹکائے۔ ایک تشنہ لب مسافر صحرا نوردی سے تھک کر اس کے دروازے پر پہنچتا ہے۔ زبان تشنگی سے سوکھ گئی ہے اور اس کی چھاگل کا پانی ختم ہو چکا ہے۔ پانی کے چند قطرے اس وقت اس کی زندگی کی بہترین تمنا ہے۔ لیکن اس کے سامنے ان پانی کے چند قطروں کے لئے چار شرطیں پیش کی جاتی ہیں کہ ان میں سے کسی ایک کو قبول کرے تو پانی پئے۔ اس فاحشہ کے ایک پابہ زنجیر دشمن کا قتل، لحم خنزیر کا ناشتہ، اس فاحشہ سے بدکاری یا شراب کا ایک جام۔ مسافر نیک اور نیک آدمی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کو بہت بڑا گناہ سمجھتا ہے۔ لیکن اپنی جان بچانا بھی اس پر فرض ہے اس نے موخر الذکر کو سب سے کم گناہ سمجھ کر استعمال کیا شراب کا پیالہ تھا کہ اس سے نیکی و بدی کی تمیز اٹھ گئی نفس امارہ نے زور کیا نفس لوامہ کی آواز مدھم پڑ گئی۔ فاحشہ کے تیر نگاہ نے گھائل کر دیا اور جب اس نے اس سے تمنائے وصل کی تو قتل رقیب پر آمادہ ہونا پڑا اور محبوب نے اپنے ہاتھ سے لقمہ دیا تو لحم خنزیر کو بھی نوش جان کرنا پڑا۔ قتل بے شک گناہ تھا لحم خنزیر بے شک حرام تھا۔ بدکاری بیشک ناقابل معافی جرم تھا لیکن ان میں سے کسی کی برائی باعث از دیاد گناہ نہیں تھی۔ لیکن شراب جس کو اس نے کوئی اہمیت نہ دی ان کبائر کی طرف لے جانے اور انسان کو شرف انسانیت سے محروم کرنے والی ثابت ہوئی۔

کیا تم روزانہ نہیں دیکھتے کہ شرابی اپنے جیب سے مال دیتا ہے اور اپنے لئے نشہ اور بے عقلی خریدتا ہے۔ بیوی بچوں کو بھوکا مارتا۔ اپنے آپ کو قرض کی مصیبتوں میں گرفتار کرتا اور محلہ اور شہر والوں کے لئے آفت بن جاتا ہے۔ باعتبار صحت جسمانی اطبا متفق ہیں کہ شراب کا استعمال اعضار رئیسہ کو کمزور قلب و جگر کو اوف اور دماغ کو بے کار کر دیتا ہے۔ جنگ عظیم نے عملاً ثابت کر دیا کہ وہ سپاہی جو شراب کے کثرت سے عادی رہے ہوں میدان میں اچھے سپاہی نہیں ثابت ہو سکتے۔ وہ ممالک جن کو ہم یہاں ہندوستان میں بیٹھے سب سے زیادہ عیاش اور شراب خوار تصور کر رہے ہیں ترک شراب کی ضرورت کو سب سے زیادہ محسوس کر رہے ہیں۔ امریکہ کے باشندوں کی اس کوشش کو کون نہیں جانتا کہ انھوں نے تو چاہا تھا کہ امریکہ میں شراب کی ساخت و درآمد بالکل موقوف کر دی جائے۔ انگلستان میں حکومت کی اعانت و امداد کے ساتھ ترک مسکرات کی انجمنیں کام کر رہی ہیں اور ان کی رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترک مسکرات کا ایک عام جذبہ وہاں کے باشندوں میں پیدا کر دیا ہے۔ یورپ ہی کے بعض ممالک میں شرابی کو فوجی خدمت پر رکھا ہی نہیں جاتا۔ اور اب اس مسئلہ نے اتنی اہمیت اختیار کر لی ہے کہ مجلس اقوام (League of Nations) نے اس کو اپنے لائحہ عمل میں شامل کر لیا اور دنیا کی ساٹھ قوموں کے نمائندے اس وقت ترک مسکرات کی تجاویز پر غور کر رہے ہیں۔ مسٹر لائیڈ جارج سابق وزیر اعظم انگلستان نے شراب فروشوں اور ان کی اشتہار بازی پر اعتراض کیا ہے کہ حکومت ان کو قانوناً بند کر دے۔ آپ کے ملک یعنی ہندوستان کی قومی جد و جہد کی تاریخ پر غور کیجئے۔ ہندوستان کی نشست ثانیہ کے طلب گاروں نے محسوس کر لیا کہ جب تک قوم سے نبت العنب کے عشق کو دور نہ کیا جائے ہندوستان صحیح آزادی اور ترقی سے بہرہ نہیں پا سکتا۔

کیسے ممکن تھا کہ وقت کی اتنی اہم ضرورت کی طرف ہماری حکومت اور خصوصاً ہمارے رعایا پرور بادشاہ خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ توجہ نہ فرمائے۔ آج سے نہیں گزشتہ کئی سال سے اس کی طرف توجہ کی گئی۔ ترک مسکرات یا کمی استعمال کی ایک صورت یہ بھی تھی کہ مسکرات کو گراں اور اس کے حصول کو مشکل بنا دیا جائے۔ اس کے لئے مختلف اور متعدد صورتیں اختیار کی گئیں۔ دوکانوں پر لائسنس لگایا گیا۔ قیمت خرید کو بڑھایا گیا۔ درآمد کو کم کیا گیا۔ اور اب مدراس سسٹم کے تحت دوکانوں کو گھٹا کر ایک اور قدم اٹھایا جا رہا ہے۔ لیکن ساری صورتیں سلبی تھیں اس کی شدید ضرورت تھی کہ کوئی ایجابی صورت بھی اختیار کی جائے یعنی مسکرات کے استعمال کرنے والوں کو راست مخاطب کیا جائے۔ ان کے سامنے مسکرات کی برائیاں پیش کی جائیں۔ ان وجوہ و اسباب پر غور کیا جائے جن سے ان بری عادتوں کی ابتدا ہوئی ہے اور ان کو رفع کرنے کی کوشش کی جائے۔ گویا رعایا کے سرکار عالی میں ایک ایسی ذہنیت کی تخلیق کی جائے جو ان کے اندر نشیات سے اجتناب کا ایک قومی اور پرجوش جذبہ پیدا کر دے اور جبلتاً ان کو اس سے باز رکھے۔ اس کے لئے ایک مرکزی انجمن ترک مسکرات کی بنیاد رکھی گئی جس کے صدر نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر المہام ہیں اور جس کے ارکان راجہ بہادر وینکٹ رامار ڈی صاحب دیوان بہادر آرمد آیگار صاحب۔ مسٹر سی سی پال ڈپٹی چیف انجینیر ریورنڈ الیف سی سیاکٹ وسیلن مشن سکندرآباد اور بہادر یار جنگ ہیں۔

اور حکومت سرکار عالی نے اس انجمن کو اجرائے کار کے لئے ۱۳۴۵ف میں پانچہزار کی امداد دی اور ۱۳۴۶ف میں توقع ہے کہ یہ رقم دوگنی ہو جائے اس کا دفتر عابد شاپ کے روبرو کتب خانہ آصفیہ کی قدیم عمارت میں ہے اور انجمن نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

آج کا جلسہ انجمن کی انہی مساعی کے سلسلہ میں آپ کی امداد و تعاون عمل حاصل کرنے کے لئے منعقد کیا گیا ہے اس سے قبل کہ آپ سے امداد کی خواہش کروں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ انجمن نے اپنے کام کے لئے کیا طریقے اختیار کئے ہیں۔

انجمن کے پیش نظر اس وقت دو جماعتیں ایک ان لوگوں کی جماعت جو اس برائی کے عادی ہو گئے ہیں اور جن سے اب خبائث کو ترک کروانا ہے۔ دوسرے وہ جو ابھی اس میں مبتلا نہیں ہوئے اور اندیشہ ہے عنقریب ہو جائیں گے اول الذکر کے لئے انجمن کا نظام العمل یہ ہے کہ مختلف قسم کے لٹریچر کی تقسیم کی جائے۔ جلسوں کا انعقاد اور سینٹری لکچرز اور ڈراموں وغیرہ کے ذریعہ ان کے ذہن و فکر میں منشیات کی طرف سے تنفر پیدا کرنے اور اس عادت کو ان سے چھڑانے کی کوشش کرے اس کے لئے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ عنقریب آپ کی خدمت میں ایک مکمل نظام العمل پیش کیا جائے گا۔

موخر الذکر جماعت میں موجودہ شرابیوں کی اولاد شامل ہے یا وہ نوجوان جو بری صحبتوں کی وجہ سے اس گڑھے کے قریب کھنچے جا رہے ہیں۔ نوجوانوں کے لئے تو وہی تدابیر کام دیں گی جو اوپر بیان کی گئی ہیں لیکن شرابیوں کی اولاد کے لئے ایک جداگانہ لائحہ عمل مرتب کیا گیا ہے۔

عموماً یہ دیکھا جاتا ہے کہ مزدور پیشہ لوگ جب ہار تھک کر اپنے کام سے واپس آتے ہیں اور تھوڑی دیر لطف اٹھانے کے لئے شراب خانہ یا سیندھی خانہ کا رخ کرتے ہیں یا عادی شرابی جب شراب یا سیندھی پینے کے لئے جانے لگتے ہیں تو اپنے کم عمر بچوں کو کبھی ان کے اصرار پر کبھی اپنی مرضی سے اور کبھی مجبوری سے کہ ان کو سنبھالنے والا کوئی اور نہیں ہوتا اپنے ساتھ شراب خانہ یا سیندھی خانہ میں لے جاتے ہیں اور جب خود پینے لگتے ہیں تو تھوڑی ان کو بھی پلا دیتے ہیں۔

اس طرح کم عمر بچوں کو سیندھی اور شراب کی عادت پڑتی اور رفتہ رفتہ وہ پکے شرابی بن جاتے ہیں۔ اس لئے کوشش کی جا رہی ہے کہ ہر محلہ میں ایک ایسا کھیل کا میدان بنایا جائے جہاں شام کے وقت ان عادی شرابیوں کے بچے اپنا وقت شراب خانہ جانے کے بجائے کھیل کود میں بسر کریں جس سے ان کی صحت بھی اچھی رہے اور وہ اس بری عادت سے بھی محروم رہیں۔ لیکن یہ کام آسان نہیں ہے۔ کھیل کے میدان فراہم کئے جا سکتے ہیں۔ ان میں کھیل کے آلات لگائے جا سکتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ ان کم عمر بچوں کو کون ان لوگوں سے اکٹھا کرے ان کو سمجھائے کہ وہ خود تو تباہ ہو چکے اپنے بچوں کی زندگیاں برباد نہ کریں اگر خود پینا ہی چاہتے ہیں تو جائیں اور پی کر آئیں مگر اپنے بچوں کو کھیل کے میدان میں چھوڑ دیں اور واپس جاتے ہوئے اپنے ساتھ لے جائیں اس کے لئے رضا کاروں کی ضرورت ہے۔ جو صرف اللہ کی مخلوق کو ایک بہت بڑی مصیبت سے بچانے کے لئے اپنے اوقات عزیز کا تھوڑا حصہ سیندھ خانوں شراب خانوں کے

روبرو اور ان کھیل کے میدانوں میں بسر کریں۔ ان بچوں کو اس طرح بہلائیں اور کھلائیں کہ یہاں ان کا دل لگ جائے اور وہ خرف سیندھ خانہ و شراب خانہ کو بلکہ اپنے ماں باپ کو بھول جائیں۔ الحمدللہ کہ انجمن کی آواز پر شہر کے اطراف سے سینکڑوں رضا کاروں نے لبیک کہا ہے۔ اس وارڈ کے رضا کاروں کے کپتان مولوی سید افتخار حسین صاحب رضوی ہیں۔ جن کے خلوص اور جوش عمل کی ایک اچھی مثال آج کا جلسہ ہے۔

آپ میں سے ہر ایک صاحب انجمن کی کسی نہ کسی طرح مدد کر سکتے ہیں اگر خدانخواستہ اس بری عادت میں مبتلا ہیں تو اس سے پرہیز کر کے اپنی اولاد پر معقول نگرانی رکھ کر کہ وہ کسی بری صحبت کی وجہ سے اس لعنت میں گرفتار نہ ہو جائے اپنے حلقۂ احباب و حلقہ اثر میں کوشش فرما کر کہ وہ اس بری عادت کو چھوڑیں اور دوسروں سے چھڑائیں۔ اگر فرصت اور جوش عمل ہو والنٹیر بن کر اور انجمن کا ہاتھ بٹا کر اگر صاحب تمول ہیں تو خود بھی مالی امداد دے کر اور دوسروں سے بھی دلائیں۔ اس طرح دس کی لاٹھی ایک کا بوجھ آسانی سے اٹھ جائے گا۔ اور تھوڑے دنوں میں سارے ملک میں ترک مسکرات کے احساس کی ایک عام فضا پیدا ہو جائیگی آپ کے احساس اور جوش عمل کو بیدار کرنے کے لئے مجھے اجازت دیجئے کہ یہ بتاؤں کہ خود آپ کا ملک اس بلا میں کس حد تک مبتلا ہے آپ کے ملک کی کل آبادی (۴۸،۳۶،۱۴۴) ہے جس کے بمنجملہ صرف دار السلطنت میں (۴،۹۹،۸۰۶) نفوس آباد ہیں۔ اور چونکہ یہ حکومت کا مرکز ہے اس لئے یہاں تعلیم یافتگان کی تعداد بھی زیادہ ہے۔ تہذیب و شائستگی بھی زیادہ ہے۔ مگر باوجود اس کے صرف شہر حیدرآباد میں ۱۳۴۴ف میں (۲،۵۴،۹۳،۹۶۰) سیر سیندھی فروخت ہوئی۔ اب اندازہ کیجئے کہ ان دیہات و قصبات میں اس کا خرچ کیا ہوگا جہاں جاہل اور غیر تعلیم یافتہ دیہاتی بستے ہیں۔ یہ صرف سیندھی کے اعداد تھے دیسی شراب، ولایتی شراب، افیون، گانجہ اور کوکین وغیرہ اس میں شامل نہیں ہیں۔ سرکار عالی کو صرف سیندھی اور دیسی شراب سے سالانہ ایک کروڑ ساٹھ لاکھ سے متجاوز آمدنی وصول ہوتی ہے۔ اور اس اعداد و شمار میں صرف خاص مبارک جاگیرات و مقطعہ جات کی سیندھی کی آمدنی شامل نہیں ہے جہاں بن زیادہ اچھی حالت میں رکھے جاتے ہیں کیونکہ آبکاری ان کی آمدنی کا بڑا ذریعہ ہے۔ اور جو تقریباً ایک کروڑ ہوگی۔ اس طرح سالانہ ڈھائی کروڑ روپیہ سیندھی اور دیسی شراب کے ذریعہ سرکار عالی اور جاگیرداران و مقطعہ داران کو وصول ہوتے ہیں جو صحیح معنیٰ میں قیمت خرید ہے۔ صدر متاجر اپنے بن ذیلی متاجروں کو فروخت کرتا ہے۔ ذیلی متاجر تنکمی متاجروں سے نفع حاصل کرتے ہیں اور تنکمی متاجر رعایا میں فروخت کرتا ہے اور اس طرح ہمارے ہاتھوں میں پہنچتے پہنچتے اس کی قیمت دوگنی ہو جاتی ہے گویا حیدرآباد کے مفلس اور نادار ڈیڑھ کروڑ سے کم باشندے جن سے اکثروں کو پیٹ بھر کر سوکھی روٹی بھی میسر نہیں آتی۔ سالانہ زائد از پانچ کروڑ روپیہ سیندھی اور دیسی شراب پر صرف کر رہے ہیں۔ جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ولایتی شراب، افیون، گانجہ اور کوکین وغیرہ اس کے علاوہ ہیں۔ کیا ان اعداد و شمار کی ساعت کے بعد کوئی سمجھ دار آدمی ایسا ہو سکتا ہے جو اپنے سینہ میں دل رکھتا ہو مگر اپنے ملک کی اس زبوں حالی سے متاثر نہ ہو۔

آپ کہیں گے کہ کیا ہماری یہ کوششیں حکومت کے مالیہ پر اثر انداز نہ ہوں گی اور اگر حکومت کا مالیہ کمزور پڑ جائے تو کیا وہ ہمارا

ہی نقصان نہیں ہے۔ اس کی نسبت مجھے اجازت دیجئے کہ آپکو انگلستان کے مشہور وزیر گلیڈسٹون کا قول سناؤں۔ حواسی قسم کے اعتراض کے جواب میں کہا گیا تھا کہ "تم اپنے آپکو سدھارو اور حکومت کے مالیہ کو مجھ پر چھوڑو۔ اس کو درست حالت میں رکھنا میرا فرض ہے نہ کہ تمہارا"

دوستو! حکومت کے لئے آمدنی کے ایک نہیں سیکڑوں ذرائع ہیں اس وقت وہ ہماری بیوقوفی سے فائدہ اٹھا رہی ہے ہم پیتے اور پیسہ دے کر پیتے ہیں اس لئے وہ پیسہ وصول کرتی ہے۔ ہماری تندرستی خوش حالی اور فارغ البالی اس کو اپنی آمدنی سے زیادہ عزیز ہے۔ میں آپ کو رائٹ آنریبل سر اکبر حیدری کی طرف سے جن کا "فینانشیل تدبر" مسلمہ ہے وہی جواب دیتا ہوں جو برطانوی مدبر نے دیا تھا کہ تم اپنے آپ کو سدھارو اور حکومت کے مالیہ کو سر اکبر پر چھوڑ دو اس کو درست حالت میں رکھنا ان کا فرض ہے نہ کہ تمہارا۔ اتنے اہم ذہنی انقلاب سے متعلق ہرگز یہ تصور نہ کیجئے کہ آناً فاناً میں واقع ہو جائے گا۔ ہمیشہ ان کے لئے مدت دراز کی ضرورت پیش آتی ہے ہم آپ تو معمولی چیزیں ہیں خود قدرت اور اس کا ابدی وازلی پیغام لانے والوں نے اس کو بتدریج انجام دیا۔ اسلام ہی کو لیجئے اس نے جب عرب قوم سے شراب خواری کی بری عادت کو چھڑانا چاہا تو ایک دم یہ حکم نہیں دیا کہ شراب حرام ہے بلکہ نہایت احتیاط کے ساتھ اس میں پہلے تخفیف کرائی اور پھر ترک سب سے پہلا حکم جو شراب کی برائی کو ظاہر کرتا ہے وہ نہایت بلیغ ہے کہ شراب اور جوے میں بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے ظاہری فائدے بھی ہیں مگر اس کے گناہ اس کے منافع سے کہیں زیادہ بڑے ہیں۔

یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیھما اثم کبیر ومنافع للناس واثمھما اکبر من نفعھما۔

اب سب لوگ واقف ہو جاتے ہیں کہ گو شراب میں تھوڑا سرور ہے اور سردی میں تھوڑی حرارت پیدا کرنے کا باعث بھی بنتی ہے بعض بیماریوں کے لئے اس میں فائدہ ہے مگر اس کے ان برائے نام منافع سے اس کے مضرات زیادہ ہیں اور اسی لئے اس کا استعمال بہت بڑا گناہ ہے یہ جاننے کے بعد کہ شراب کا پینا گناہ ہی نہیں بڑا گناہ ہے کیسے ممکن تھا کہ مسلمان اس کے ترک کی کوشش نہ کرتے انھوں نے کی اور یہاں تک کی کہ شراب تقریباً چھوٹ گئی پھر بھی بعض لوگ پی لیا کرتے جو اس اشارے سے صحیح مطلب نہ سمجھ سکتے تھے تو دوسرا حکم نازل ہوا کہ تم حالت سکر میں نماز نہ پڑھا کرو اور نمازوں کے مختلف اوقات میں اس طرح بٹی ہوئی تھی اور اس کا پڑھنا اس قدر شدت کے ساتھ لازمی قرار دیا گیا تھا کہ ایک شرابی بجز اس کے کہ نماز عشاء کے بعد رات کو سونے سے قبل شراب پئے اپنے لئے کوئی اور وقت نہ پاتا تھا۔ اس حکم نے ایک طرف لوگوں کے ذہن میں یہ بات پیدا کی کہ شراب ایسی بری چیز ہے کہ ہم اس کو پی کر نماز جیسی عبادت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف اس کے پینے کے مواقع کم ہو گئے۔ لوگوں کے دلوں میں قرآن اور فیض صحبت رسول خدا کی وجہ سے دینداری اور پرہیزگاری نے گھر کر لیا تھا۔ اس لئے یہ اشارہ سمجھ دار لوگوں کے لئے کافی ہو گیا۔ اور وہ ترک کی طرف مائل ہونے لگے۔ اب وقت آگیا تھا اس لئے صاف حرمت بیان کر دی گئی اور لکھ دیا گیا کہ "اے ایمان والو شراب جوا ..... ناپاک اور شیطانی کام ہیں ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان بھی تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کے ذریعہ تم میں عداوت اور نفرت ڈال دے اور تم کو اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو کیا تم ذکر الٰہی اور نماز سے

رک جاؤ گے"۔

اس حکم کے لئے مسلمان اس قدر تیار ہو چکے تھے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو مدینہ کی گلیوں میں شراب کی نہریں بہنے لگیں لوگوں نے وہ پرانے پرانے خم جو برسوں سے زمین میں گاڑ کر رکھتے تھے کہ شراب پرانی اور زیادہ پرجوش ہو جائے باہر نکال کر توڑ دیئے۔ اسی طرح دوستوں انجمن ترک مسکرات نے بھی اپنا پیام دنیا کے سامنے بتدریج پیش کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اس کی امداد و اعانت جیسا کہ پہلے کہہ چکا تم پر لازمی ہے۔ مجھے امید ہے کہ میری یہ اپیل آپ کی توجہات کو ضرور اس طرف منعطف کرے گی۔ فقط۔

مُسکرات

بسلسلہ گزشتہ

جناب مولوی غلام علی صاحب حاوی "منشی فاضل" اہلکار خزانہ عامرہ سرکار عالی

سابقہ اشاعت میں شراب کی تاریخ۔ اس کے اقسام۔ تاثیر۔ اور اعصاب جسمانی پر اس کے مضر اثرات وغیرہ سے کافی بحث کی جا چکی ہے۔ اب قارئین رسالہ ترک مسکرات کے ملاحظہ میں اس کی حرمت کے متعلق احکام اسلام پیش کئے جاتے ہیں۔

زمانہ جاہلیت میں خطہ عرب فسق و فجور کا گہوارہ بنا ہوا تھا۔ بت پرستی، اولاد کشی، مے کشی، قمار بازی، سود خواری عربوں کے دستور میں داخل تھی۔ اور اہل عرب صرف اسی پر نہیں مائل تھے بلکہ آبائی رسم و رواج کی پابندی کو قابل فخر و مباہات سمجھتے تھے۔ خصوصاً شراب نوشی تو ان کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی۔ اور اس کا استعمال من المھد الی اللحد ان کے لئے امرت کا حکم رکھتا تھا۔ اسی لئے اوائل عہد اسلام میں جس چیز کو شریعت نے ممنوع قرار نہیں دیا صحابہ اپنے آئین کے موافق اس کو استعمال میں لاتے رہے۔ چنانچہ مے خواری بھی ہجرت نبوی سے پہلے مکہ میں برابر رائج رہی۔

حقیقت یہ ہے کہ عربوں سے عادت مینوشی کا چھڑانا جو ان کی طبیعت ثانیہ بن گئی تھی اک امر محال تھا۔ اس کو اسلام کا کام ہی نہیں بلکہ کمال سمجھنا چاہئے کہ قطعی حرمت کے احکام بہ یک وقت نافذ نہیں ہوئے بلکہ نہایت حکمت عملی سے بتدریج شراب کو حرام کیا گیا اور رفتہ رفتہ یہ خوئے بد قرون اولیٰ کے خوگر فتہ مسلمان عربوں سے چھڑا لی گئی۔ ورنہ ؎

خوے بد در طبیعتے کہ نشست نرود جز بہ وقت مرگ از دست

مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے شراب کے متعلق چار آیتیں نازل کی ہیں (۱) پہلی مکہ معظمہ میں وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا[1] اور سَكَرًا[2] اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ۔ واقعی خدا کی کیا قدرت ہے کہ انگور جیسا لذیذ و شیریں پھل حلال وطیب پھر اس کا استعمال بھی بے ضرر ہونے کے باوجود جب وہ سڑ جاتا ہے تو اس میں ایک کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جو مزیل عقل انسانی ہے۔ چنانچہ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ اسی مفہوم پر مشعر ہے۔ اس آیہ کریمہ میں شراب پینے کی ممانعت تو نہیں کی گئی مگر اس کی طرف کسی قدر اشارہ ضرور کیا گیا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ اس زمانے میں شراب حرام نہیں تھی اور اکثر صحابہ بھی اس کا استعمال کیا کرتے تھے مگر جو صحابی زیادہ سمجھ دار تھے وہ شروع ہی سے کھٹکے ہوئے تھے اور جب کبھی بھی کوئی آیت شراب کی برائی میں نازل ہوتی تھی تو اس سے احتیاط کرتے جاتے تھے۔ متواتر مذمتوں سے تو بعضوں نے سمجھ لیا کہ یہ آخر کار حرام ہو کر رہے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابی کو بھی ایک مدت تک خدشہ رہا اور وہ دعا کرتے تھے کہ اے خدا شراب کے بارے میں ہمیں صاف حکم ملے۔ (۲) دوسری آیت اس وقت نازل ہوئی جب کہ صحابہ کبار یعنی حضرت عمرؓ و حضرت معاذ ابن جبلؓ وغیرہ نے شراب اور جوے کے بارے میں حضور اکرم صلعم سے استفسار کیا جس کے جواب میں ارشاد باری ہوا۔ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا[3] اس آیت کا یہ اثر ہوا کہ "اثم کبیر" کا لحاظ کر کے مسلمانوں کی ایک جماعت نے شراب پینا ترک کر دیا: "منافع للناس" کے نظر کرتے ایک گروہ نے اس کا استعمال جاری رکھا۔ گویا ممانعت اس مرتبہ بھی نہیں فرمائی گئی البتہ اس کے نفع و نقصان کو واضح کر دیا گیا اور نقصان کو نفع پر ترجیح دیگئی (۳) تیسری آیت نازل ہونے کا واقعہ یہ ہے کہ ایک روز حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے مکان میں جماعت صحابہ شراب نوشی میں مصروف تھی۔ نماز شام کی اذان کی آواز جب ان کے کانوں میں پہنچی تو اٹھ کھڑے ہوئے ایسی حالت میں کہ نشۂ شراب سے سب جھوم رہے تھے۔ ان کے امام نے جو غایت سکر سے خود بھی مدہوش تھے نماز میں سورۂ کافرون کی قرأت کی اور اثنائے قرأت میں سورہ مذکور کے چاروں مقام سے "لا" کو حذف کر دیا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ[4] اس آیت کے نزول کے بعد اکثر صحابہ نے متفق الرائے ہو کر کہا کہ ایسی چیز جو ہمارے اور نماز کے درمیان حائل

[1] سورہ نحل۔ رکوع (۸)

[2] مفسرین سے ابو عبید کا قول ہے سکر حبشہ کی زبان میں سرکہ کو کہتے ہیں یعنی تم کھجور اور انگور کے پھلوں سے سرکہ بناتے ہو۔
ترجمہ:۔ کھجور اور انگور کے پھلوں سے کہ تم ان کی شراب بناتے ہو اور (یوں بھی ان کی عمدہ روزی (سمجھ کر دوسری طرح پر کام میں لاتے) ہو) جو لوگ عقل رکھتے ہیں ان کے لئے ان چیزوں میں (بھی خدا کی اک بڑی) نشانی ہے۔

[3] سورۂ بقر رکوع (۲۷) ترجمہ:۔ (اے پیغمبر لوگ) تم سے شراب اور جوے کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تو (تم ان لوگوں سے) کہہ دو کہ ان دونوں (چیزوں) میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے (کچھ) فائدے بھی ہیں مگر ان کے فائدے سے ان کا گناہ (اور نقصان) بڑھ کر ہے۔

[4] سورہ نساء رکوع (۶) ترجمہ:۔ مسلمانو! جب تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز کے پاس بھی نہ جانا یہاں تک کہ (نشہ اتر جائے اور) جو کچھ (منہ سے) کہتے ہو

ہوا استعمال کے قابل نہیں مگر بایں ہمہ اس کا استعمال بالکلیہ متروک وممنوع نہیں ہوا۔

(۴) چوتھی آیت کا نزول اس وقت ہوا جب کہ عتبان بن مالکؓ نے مجلس ضیافت مرتب کی اور بعض مسلمانوں کو جن میں سعد ابن وقاصؓ بھی تھے مدعو کیا۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد شراب کا دور چلا۔ حالت مستی میں سعد بن وقاص نے ایک شعر پڑھا جو انصار کی ہجو میں تھا۔ اہل محفل سے ایک شخص نے ان کا سر پھوڑ ڈالا۔ چنانچہ عیش مبدل بہ طیش ہوگیا۔ محفل درہم برہم ہوگئی اور سعدؓ نے آنحضرت صلعم کے حضور میں شکایت کی۔ فاروق اعظم نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا۔ اللھم[۵] بین لنا فی الخمر بیانًا شافیًا۔

یہ آیت تحریم نازل ہوئی۔ یا ایھا الذین[۵] آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ۵ انما یرید الشیطن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ فھل انتم منتھون ۵ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا انتھینا[۵] یارب۔ تیسری میں منقول ہے کہ آیہ مذکورہ میں حرمت خمر کی دس دلیلیں پائی جاتی ہیں (۱) شراب کا ذکر جوے کے ساتھ کیا گیا ہے جو حرام ہے پس اس کا قریں بھی حرام ہے (۲) بت پرستی کے ساتھ اس کو بیان کیا گیا ہے چونکہ شرک تمام محرمات کا سردار ہے اس لئے یہ بھی حرام ہے (۳) اس کو رجس (پلید) فرمایا گیا اور ہر پلید چیز کی حرمت قطعی۔ (۴) اس کو عمل شیطان سے تعبیر کیا گیا اور شیطان کے جو کام ہیں حرام ہیں (۵) اس سے بچتے رہنے کی ہدایت کی گئی اور جس چیز سے دوری فرض ہو اس کی حرمت لازمی ہے (۶) فلاح و بہبود اس کے اجتناب پر منحصر ہے اور جس چیز کے اجتناب پر فلاح موقوف ہو وہ حرام ہے (۷) اسے خصومت اور دشمنی کا سبب قرار دیا گیا پس جو چیز مسلمانوں میں خصومت اور دشمنی کا سبب بنے وہ حرام ہے (۸) اس کو خدا کی یاد سے باز رکھنے والی ٹھیرایا گیا جو چیز بندے کو خدا کی یاد سے باز رکھے وہ حرام ہے۔ (۹) اس کو نماز سے روکنے والی کہا گیا تو جو چیز نماز سے روکنے والی ہوگی وہ حرام ہوگی (۱۰) اس کو ترک کرنے کا حکم دیا گیا اور جس چیز کا ترک فرض ہو وہ حرام ہے۔

اس کے بعد تو شراب کی حرمت میں چوں وچرا کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی اس لئے کہ حرمت کا قطعی حکم صادر کر دیا گیا۔ اور وہ شدت برتی گئی کہ ایک مدت تک شراب کے برتنوں کا استعمال بھی حرام رہا۔

احادیث مطالعہ آیات کے بعد نبی کریم صلعم کی چند حدیثیں بھی ملاحظہ فرمائیے جو "ام الخبائث" کی نسبت مروی ہیں۔ بہ خوف طوالت سلسلہ اسانید حذف کر کے صرف چند متون احادیث پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

---

[۵] یعنی اے اللہ شراب کے بارے میں ہمارے لئے بیان شافی ظاہر فرما۔

[۵] سورۂ مائدہ رکوع (۱۱) ترجمہ:۔ اے مسلمانو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے (ان میں کا ہر ایک کام) تو بس ناپاک شیطانی کام ہے تو اس سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان تو بس یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کی وجہ سے تمہارے آپس میں دشمنی اور بغض ڈلوا دے اور تم کو یاد الٰہی سے اور نماز سے باز رکھے (شیطان کے مکر پر اطلاع پائے پیچھے اب بھی) تم باز آؤ گے (یا نہیں)

[۵] یعنی اے پروردگار منع کر دیا تو نے ہم کو شراب وغیرہ سے)

کل مسکر خمر وکل مسکر حرام وکل مسکر خمر وکل خمر حرام۔ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ اصطلاح شریعت میں خمر کا اطلاق صرف شراب پر ہی نہیں بلکہ ہر اس شے پر ہوتا ہے جس میں سکر پایا جائے۔ اس لحاظ سے دیگر مسکرات مثلاً سیندھی تاڑی، افیون گانجہ مدک، کوکین، چرس، وغیرہم سب معنیٔ خمر میں شامل ہو جاتے ہیں۔

لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مومن ولا یسرق السارق حین یسرق وھو مومن ولا یشرب الخمر حین یشرب وھو مومن۔ یہ حدیث بھی صحیحین کی ہے جس سے ثابت ہے کہ کوئی مومن نہ زنا کر سکتا ہے نہ چوری کر سکتا ہے نہ شراب پی سکتا ہے اور اگر کوئی ان افعال شنیعہ کا ارتکاب کرتا ہے تو سمجھ لیجئے کہ ایمان اس سے سلب ہو گیا۔ نعوذ باللہ منھا۔

من زنی وشرب الخمر نزع اللہ منہ الایمان کما یخلع الانسان القمیص من راسہ

لعن اللہ الخمر وشاربھا وساقیھا ومتباعھا وبائعھا وعاصرھا ومعتصرھا وحاملھا والمحمولۃ الیہ

مدمن الخمر کعابد الوثن۔

ثلاثۃ قد حرم اللہ تبارک وتعالیٰ علیھم الجنۃ مدمن الخمر والعاق والدیوث الذی یقر فی اھلہ الخبث۔ (والمراد بہ الزنا)

متذکرہ احادیث سے شراب اور دیگر مسکرات کے قطعی حرام ہونے کے علاوہ تین چیزیں اور معلوم ہوئیں۔ (۱) شرابی سے ایمان کا سلب ہو جانا یعنی شراب پینے والے کا بے ایمان ٹھیرنا (۲) پابند شراب کا بت پرست کے مماثل قرار پانا (۳) بادہ خوار پر جنت کا حرام ہونا۔ (باقی دارد)

---

۱ اس حدیث کی روایت بخاری، مسلم ابو داؤد، ترمذی، نسائی نے کی ہے۔ ترجمہ:۔ ہر نشیلی (چیز) خمر ہے اور ہر نشیلی (چیز) حرام اور ہر نشیلی (چیز) خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔

۲ اس حدیث کے راوی بخاری و مسلم وغیرہ ہیں۔ ترجمہ:۔ زانی زنا نہیں کرتا اس حالت میں کہ وہ مومن ہو اور چور چوری نہیں کرتا اس حالت میں کہ وہ مومن ہو اور شرابی شراب نہیں پیتا اس حالت میں کہ وہ مومن ہو۔

۳ حاکم اس حدیث کے راوی ہیں۔ ترجمہ:۔ جو زنا کرتا ہے اور شراب پیتا ہے تو خدا اس کا ایمان اس طرح سلب کر لیتا ہے جس طرح آسانی کے ساتھ انسان اپنے سر سے قمیص اتار دیتا ہے۔

۴ یہ حدیث ابو داؤد سے مروی ہے۔ ترجمہ:۔ خدا تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے شراب پر اور اس کے پینے والے پلانے والے خریدنے والے بیچنے والے نچوڑنے والے نچوڑے ہوئے پر اس کے اٹھانے والے پر اور اس شخص پر جو شراب اٹھوا منگوائے۔

۵ ترجمہ:۔ ہمیشہ شراب پینے والا بت پرست کے جیسا ہے۔

۶ ترجمہ:۔ تین (آدمی) ہیں جن پر خدائے تبارک وتعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے:۔

(۱) مدام شراب پینے والا (۲) عاق (۳) دیوث جو اپنی اہل میں پلیدی (زنا) کو جائز قرار دیتا ہو۔

حجاز میں سزائے شراب نوشی

الحاج جناب مولوی سید علی شبیر صاحب صدر منتظم عدالت عالیہ

اس مضمون میں مجھے یہ دکھانا منظور نہیں ہے کہ اسلام کے قرون اولیٰ سے اب تک حجاز میں شراب نوشی کی سزا کس طرح دی جاتی رہی ہے اس لئے میں ریسرچ کے لئے کچھ زیادہ پیچھے نہ جاؤں گا۔ اس وقت میں صرف اُن دو واقعات مینوشی کا ذکر کرتا ہوں جو میرے قیام حجاز میں مجھے معلوم ہوئے۔

ترکوں کے زمانہ حکومت میں عموماً مسلمان سیاحوں نے مکہ و مدینہ کو شراب سے پاک ظاہر کیا ہے لیکن بعض فرنگی سیاحوں نے اُس زمانے میں وہاں شراب کے خفیہ استعمال کا ذکر اپنے سفرناموں میں کیا ہے۔ مثلاً حجاز کے مشہور فرنگی سیاح برکھارٹ نے جو سنہ ۱۸۱۴ء میں وہاں گیا ہوا تھا۔ اہل مکہ کی شراب خواری کا تذکرہ بڑی شد و مد سے کیا ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ خدیو محمد علی پاشا والیٔ مصر و ہابیوں کو حجاز سے اخراج کے لئے مصری و ترکی فوج لئے ہوئے وہاں مقیم تھے۔ اس کے علاوہ بعض حاجیوں کے بیان سے بھی اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ مکے میں "اُمّ الخبائث" کسی نہ کسی طرح چھپا چوری پہونچتی تھی۔ مگر اُس زمانے میں سزائے مینوشی کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔

جنگ عمومی میں حجاز سے ترکوں کا تسلط اُٹھ جانے کے بعد شریف حسین نے وہاں علم بغاوت یا علم آزادی بلند کیا۔ اس زمانے کے بعض حاجیوں نے مجھ سے مکے میں شراب کی خفیہ کشید و خرید و فروخت کا ذکر کیا۔ اور یہاں تک بیان کیا کہ خود شریف پیتا تھا اور اُس وقت بیت اللہ کے پاسبان نشے کی حالت میں دکھائی دیتے تھے۔ اس کی تائید میرے سامنے بعض اہل مکہ نے بھی کی۔ سنہ ۱۳۴۳ھ میں حجاز پر وہابی قابض ہوئے اُس وقت سے حجاز میں ایک نیا دور شروع ہوا اور جرائم کی سزائیں شرع اسلام کی رو سے دی جانے لگیں۔ سنہ ۱۳۴۵ھ ہجری میں یہ فقیر حجاز گیا تھا اُس زمانے میں شراب خواروں اور شراب فروشوں کا بظاہر تو کہیں نام و نشان نہ تھا مگر میرے سامنے دو واقعات وہاں ایسے پیش آئے جن سے یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ وہ ارض مقدس شرابیوں سے ہنوز قطعاً خالی نہیں ہوئی ہے۔ اب واقعات ملاحظہ ہوں۔

پہلا واقعہ

نویں ذیحجہ سنہ ۱۳۴۵ھ کو جمعرات کے دن تمام پردیسی حاجی اور قریب قریب تمام اہل مکہ عرفات گئے ہوئے تھے مکانوں اور دکانوں میں قفل پڑے تھے۔ گلی کوچوں میں سناٹا تھا۔ کوئی راہ رو نظر نہ آرہا تھا۔ سڑکیں سونی پڑی تھیں۔ قہوہ خانے بند تھے۔ ہاں کہیں کہیں ایک آدھ مکان کھلا ہوا تھا جس کی حفاظت کے لئے نجدی سپاہی اِدھر اُدھر گشت لگا رہے تھے۔ پانچ چھ بجے

شام کو ان سپاہیوں نے محلہ شامیہ کے آخری حصے میں ایک سہ منزلہ مکان پر غور و غل سنا۔ یہ اُدھر متوجہ ہوئے۔ مکان کے اندر گئے تیسری منزل پر پہونچے دیکھا کہ ایک شخص نشے میں دُھت مجنونانہ حرکات کر رہا ہے اور چیخوں سے آسمان سر پر اُٹھا رکھا ہے۔ اس مکان کے مختلف حصوں میں رہنے والے اس کا تماشا دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے ہیں۔ سامان شراب نوشی پھیلا پڑا ہے۔ سپاہیوں نے اس بدمست کو گرفتار کر لیا۔ مکان کی تلاشی لی۔ شراب کے خالی بھرے شیشے کچھ پائے گئے وہ ضبط کر لئے اور شرابی کے ساتھ مکان کے رہنے والے مردوں کو بھی جو اس وقت یہاں موجود تھے حراست میں لے لیا اور جو عورتیں گئے ہوئے تھے۔ ان کو دوسرے تیسرے دن پکڑ لائے اور سب کے سب حوالات میں ڈال دیے گئے۔ شرابی تو خیر کھلم کھلا قصوروار تھا مگر دوسروں کو پولیس والوں نے اس الزام میں گرفتار کیا کہ یہ لوگ اسی مکان کے مختلف حصوں میں سکونت رکھتے ہیں جس میں ملزم رہتا ہے۔ لوازمات شراب اس کے عادی شراب نوش ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں۔ ممکن نہیں کہ ان لوگوں کو اس کی شراب نوشی کا علم نہ ہو۔ ان کا فرض تھا کہ وہ پولیس کو اس کی اطلاع کر دیتے مگر خاموش رہے۔ لہٰذا یہ بھی اخفائے جرم کے ملزم ٹھیرے۔ اس واقعہ سے تمام مکہ میں سنسنی پھیل گئی۔ بعض ناکردہ گناہ بھلے آدمی بھی اس جھپٹ میں آ گئے۔ جلالتہ الملک سلطان ابن سعود کے کسی بڑے عہدہ دار کا ایک عزیز قریب بھی پکڑا گیا جس کے چھڑانے کی اس عہدہ دار نے ہر چند کوشش کی اور یہ بیان کیا کہ یہ شخص چند روز سے اس مکان کے نیچے کی منزل میں رہتا ہے اس کو مطلق خبر نہیں کہ شراب نوش ظالم کب پیتا تھا۔ کہاں سے لاتا تھا۔ کیا کرتا تھا۔ مگر تحقیقات عدالت یہ شخص بھی رہا نہ کیا گیا

سلطان ابن سعود کو جب اس واقعہ کی اطلاع کی گئی تو سلطان نے حکم دیا کہ:۔

"عدالت میں حسب ضابطہ تحقیقات کی جائے اور نتیجے سے مجھے مطلع کیا جائے۔ جن لوگوں نے اخفائے جرم کیا ہے ان کی نسبت عدالت سزائے مناسب صادر کر دے مگر اُس ابلیس کو جس نے اس مقدس روز شراب پی ہے وہ کسی بڑی سزا کا متوجب ہے محض سزائے تازیانہ اس کے لئے کافی نہ ہوگی۔ اسکی سزا میں جو تجویز کرونگا"

اس مقدمہ کی تحقیقات بوجہ تعطیلات حج میرے زمانہ قیام مکہ میں ختم نہیں ہوئی تھی۔ جب میں مدینہ طیبہ سے واپس آیا تو جدے میں بعض معتبر اشخاص سے میں نے سنا کہ جن لوگوں کی نسبت یہ ثابت ہوا کہ ان کو ملزم کی شراب نوشی کا کوئی علم نہ تھا وہ رہا کر دیے گئے۔ جن کے متعلق یہ پتہ لگا کہ باوجود علم کے انھوں نے پولیس کو خبر نہ کی ان پر بھاری بھاری جرمانے کئے گئے مگر اصل ملزم ابھی تک حوالات میں ہے امروز فردا میں اس کو بھی سزا دی جائے گی میں نے دریافت کیا کہ کیا سزا ہوگی۔ انھوں نے کہا ممکن ہے کہ علاوہ تازیانوں کے اس کا سب مال و متاع بھی سرکار میں ضبط کر لیا جائے یا جیسا کہ بعد فتح مکہ نجدیوں نے مکے کے عادی شرابخواروں کو سزا دی تھی وہ سزا دی جائے۔ وہ یہ کہ اُس وقت شرابیوں کو مکے کے مشہور دروازے باب الصفا کے سامنے اکٹھا کیا گیا تھا ایک ایک کو لاتے جاتے تھے اور اُس کے سر پر شراب کی بوتلیں اُس وقت تک مارتے تھے کہ بوتل کی گردن ٹوٹ جائے یا شرابی کا سر۔ میں نے کہا خوب۔ ہم نے یہ سنا تھا کہ بگڑے دل شرابی کے جمانے کی جا بجھ میں شیشہ و ساغر کو لڑا کر توڑ ڈالتے ہیں جیسا کہ حضرت ذوق فرماتے ہیں:۔

ساقی تری لڑائی سے جی چاہتا ہے یہ ۔۔۔ باہم لڑا کے شیشہ و ساغر کو توڑ دوں

لیکن یہ نئی بات ہے کہ یہاں شیشے مار مار کر شرابیوں کا سر توڑا جاتا ہے۔

دوسرا واقعہ

آخری ذیحجہ ۱۳۴۵ھ میں زیارت مدینہ طیبہ سے مشرف ہو کر میں بانتظار جہاز جدے میں ٹھیرا ہوا تھا۔ کام کاج کچھ تھا نہیں اس لئے یہ زمانہ سیر و تفریح اور ادھر اُدھر پھرنے میں گزرتا تھا۔ شام کے وقت میں عموماً مسجد معمار کے سامنے ایک بنگلے پر جس میں میرے رفیق پنجابی حاجی کرایہ سے مقیم تھے جا بیٹھا کرتا تھا۔ یہ مسجد دریا سے قریب ہے۔ یہاں دکانیں اور چائے خانے وغیرہ بہت ہیں آبادی و رونق کے اعتبار سے اس کو جدے کا چاندنی چوک سمجھنا چاہئے یہاں ہر وقت سڑکوں پر آنے جانے والوں کا ہجوم اور چائے خانوں میں بنگلوں کا مجمع رہتا ہے۔ ایک دن کوئی چار پانچ بجے شام کو میں بنگلے میں بیٹھا ہوا راہروؤں کا تماشا دیکھ رہا تھا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک معزز عرب پولیس کی حراست میں چلا آرہا ہے۔ یہ کالی عبا۔ ریشمی دھاریدار قبا پہنے تھا۔ سر پر زرین تھال اور خوشنما کوفیہ تھا۔ پاؤں میں انگریزی جوتا اور پاتابے تھے۔ اس کے ساتھ والوں میں نجدی پولیس کا ایک دفعدار۔ ایک جوان عدالت دارالقضا کا ایک صیغہ دار۔ ایک ڈھنڈورا پیٹنے والا اور ایک کوئی اور سرکاری آدمی تھا۔ ان کے پیچھے پیچھے بہت سے تماشائی لپٹے چلے آرہے تھے۔ مسجد معمار کے روبرو پہونچکر یہ مجمع ٹھیر گیا۔ منادی کرنے والے نے نقارے پر چوب مار کر گرد و پیش و دور و قریب کے لوگوں کو چونکا دیا میں بھی لپک کر بنگلے سے اترا اور مجمع کو چیرتا پھاڑتا سرکاری آدمیوں تک پہونچ گیا۔ اب اہلکار عدالت آگے بڑھا اور بآواز بلند کہا کہ اس بھلے آدمی نے شراب پی تھی۔ بحالت نشہ گرفتار ہوا اور عدالت میں اس کی مینوشی ثابت ہوئی جس کی پاداش میں اب اس کو سزائے تازیانہ دی جارہی ہے یہ کہہ کر وہ ہٹ گیا اور نجدی سپاہی نے ملزم کو بید مارنے شروع کئے۔ خطاوار گردن جھکائے خاموش کھڑا تھا۔ اس کی آنکھیں شرم کے مارے بند تھیں۔ بید گن گن کر مارے جارہے تھے۔ اس کے کپڑے نہیں اُتارے گئے تھے۔ بید کی ضربیں کمر کے نیچے پڑ رہی تھیں مگر اس قدر آہستہ آہستہ کہ ان سے عبا کی گرد بھی نہیں نکل رہی تھی۔ جب اسّی بید لگائے جا چکے۔ ملزم تیز قدمی سے سیدھا چلا اور چند منٹ میں نگاہ سے اوجھل ہو گیا۔

میں نے اہلکار عدالت سے پوچھا کہ اس شرابی کو ایسی ہلکی سزا کیوں دی گئی۔ سزائے تازیانہ عموماً کپڑے اُتار کر برہنہ جسم پر دی جاتی ہے اور بید ایسے زور سے مارتے ہیں کہ ان کے نشان عمر بھر نہیں مٹتے اس نے جواب دیا کہ ہائے ہاں اس سزا میں مختلف حالات کے اعتبار سے شدت و خفت کی جاتی ہے۔ جدے کی حیثیت ایک چھاؤنی کی ہے یہاں دول یورپ کے سفیر رہتے ہیں جن کے ساتھ ان کا عملہ و ملازمین و سپاہی وغیرہ بھی ہوتے ہیں ان کے واسطے فرنگی جہازوں کے ذریعہ بطور دوا یا دوسرے طور پر یہاں شراب کی درآمد ہو جاتی ہے اور کسی نہ کسی طرح بدنصیب مسلمانوں تک بھی پہونچ جاتی ہے۔ چھاؤنی کے احکام سزا دوسرے مقامات کے احکام سے جدا ہوتے ہیں۔ اس لئے یہاں مسلمانوں کو شراب نوشی کی سزا دینے میں مختلف پہلو پیش نظر رکھنے پڑتے ہیں۔ اور مینوشی کی سزا میں چونکہ مجرم کو محض اذیت جسمانی پہونچانا ہی ملحوظ نہیں ہوتا۔ بلکہ اسکو شرمندہ و ذلیل کرنا مقصود ہوتا ہے اس لئے قطع نظر تکلیف جسمانی کے ایک شریف آدمی کو سربازار بھرے مجمع میں یار و اغیار کے سامنے بید مارنا خواہ وہ آہستہ آہستہ ہی کیوں نہ ہوں ایسی سخت سزا تصور کی جاسکتی ہے کہ اس کے بعد غیرت دار سمندر میں جا کر ڈوب جائے اور کسی کو منہ نہ دکھائے۔

بد مست شرابی

محفل شراب

الکحل کی آپ بیتی

(بچوں کے لئے)

جناب مانک راؤ صاحب کتب خانہ دار

(لیبوریٹری میں طالب علم اور مسٹر الکحل کی ملاقات ہوتی ہے)

طالب علم - آداب عرض مسٹر الکحل - میں ایک ہونہار حیدر آبادی نوجوان ہوں - تندرست جسم اور اچھا دماغ رکھتا ہوں اور میری یہ خواہش ہے کہ ان دونوں کو ہمیشہ ایسا ہی رکھوں - مدرسہ میں نمایاں کامیابی حاصل کروں - کھیل کود میں حصہ لوں - عملی زندگی میں قدم رکھوں تو ملک و مالک کی بہترین خدمت کرنے والا حیدر آبادی بنوں - اگر وکیل بنوں تو نیک نیت - ڈاکٹر تو مایۂ ناز - کاروباری تو دوسروں کی امداد کرنے والا - اگر مدرس تو طالب علم کی دلچسپی کا مشغلہ - اور اگر والد بنوں تو ایسا کہ میری اولاد فخر کر سکے

مسٹر الکحل - ہاں ٹھیک ہے مگر یہ سب کیوں سنا رہے ہو کیا میں تمہاری کسی طرح مدد کر سکتا ہوں ؟

طالب علم - مجھے شبہ ہے - تمہاری ملاقات فن میں، صنعت میں اور لیبوریٹری میں ہوتے ہی رہتی ہے - اور خصوصاً جب میں دوست احباب کے ہاں جاتا ہوں وہاں بھی آپ کا چرچا ہوتا ہے - کہیں آپ کے گن گائے جاتے ہیں تو کہیں آپ پر لعنت ملامت کی جاتی ہے ..... میں حقیقت معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ہیں کیا -

مسٹر الکحل - بہت خوب - اچھا ہوا جو تم نے میری ملاقات لیبوریٹری میں کی - دوسری جگہوں پر جو رائے زنی مجھ پر کی جا رہی ہے اُن سے مجھے خود حیرت ہے - مگر یہاں پر تو اصلیت کا اظہار کئے بغیر چارہ نہیں -

طالب علم - ہاں تو مجھے اصلیت ہی کی ضرورت ہے - میں تمہارے متعلق کئی کہانیاں سنا ہوں اچھے بھی اور بُرے بھی اور وہ تمام صحیح نہیں ہو سکتے - وقت گزاری کے لئے تم سے سوال نہیں کر رہا ہوں بلکہ قابل اطمینان ذریعہ سے واقعات معلوم کروں تاکہ نہ صرف مجھے بلکہ میرے دوستوں کو فائدہ پہنچے -

مسٹر الکحل - اچھا تو بیٹھ جاؤ میری کہانی لمبی چوڑی ہے - مگر میری کہانی شروع کرنے سے پہلے دو چار جملے تمہارے متعلق سننا چاہتا ہوں تاکہ مجھے اپنی کہانی سنانے میں مدد ملے -

طالب علم - آپ کا شکریہ میں آپ کو اتنا بتا سکتا ہوں کہ آپ کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی مجھے کیوں خواہش ہوئی ہے - سنئے - میں مدرسہ میں حفظان صحت کی تعلیم پا رہا ہوں - غذا کی اہمیت - ورزش کی ضرورت مدرس صاحب بتائے ہیں

میرے والدین بھی جسم کے اعضا کے متعلق کئی اسباق دیے ہیں۔ وہ کچھ بھی ہوں۔ اب تندرست ہوں اور میں تندرست رہنا چاہتا ہوں تمہارے متعلق رائے قایم نہیں کرسکرا ہوں۔ اس لئے تجارتی دنیا میں تمہاری قدر خوب ہے۔ اخبارات و رسالجات میں ان عرقوں کی جس میں تم شامل ہو تعریف کے پل باندھے جاتے ہیں اور انھیں استعمال کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے بعض کہتے ہیں کہ تم دوا بھی ہو اور غذا بھی۔ نہ معلوم کیوں مگر میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ خوش حال زندگی کے لئے تمہارے وجود سے عدم وجود ہی بہتر ہے۔ وہ کچھ ہی ہو۔ تمہاری کہانی تمہاری ہی زبانی سننا چاہتا ہوں تاکہ اصلیت کا انکشاف ہو۔

مسٹر الکحل تم واقعی بھلے مانس ہو۔ اور صاف گو بھی اس لئے میں بھی صاف صاف کہے دیتا ہوں تم بیچ بیچ میں سوال نہ کیا کرنا۔ چپ چاپ بیٹھے رہو اور سنے جاؤ۔

مین کون ہون

میں شفاف اور بے رنگ مایع ہوں۔ میرا پورا نام "ایتھل الکحل" ہے۔ میں قدرت کے تین اہم مادوں نیز کاربن، آکسیجن اور ہیڈروجن کا مرکب ہوں۔ میں زہر ہوں۔ میرے زیر اثر کے احساسات کو معطل کر دیتا ہوں۔ اس کو وہ بناتا ہوں جو وہ نہیں ہے وہ اپنے آپ کو چالاک اور عقلمند سمجھتا ہے جب کہ وہ خود داری کو کھو رہا ہے۔ زیادہ باتیں کرنے یا کم سمجھی کی باتیں کرنے سے وہ کم خوف کھاتا ہے۔ پر واکم ہونے کو خوش حالی سے تعبیر کرتا ہے اور حالانکہ وہ تھکا ہوا ہوتا ہے مگر سمجھتا ہے کہ آرام سے ہے میرا اثر عام طور پر تین گھنٹے رہتا ہے مگر اس مدت کا انحصار اس مقدار پر ہے جو استعمال کی جاتی ہے۔ احساسات کو معطل کرنے والی میری طاقت کی نسبت شاہ سلیمان فرماتے ہیں "شراب شریر ہے اور جو بھی اس کے دھوکے میں آتا ہے وہ عقلمند نہیں ہے"

خاندان الکحل کے ہم پانچ ارکان ہیں میتھل۔ ایتھل۔ پراپل۔ بیوٹل۔ آئیسل۔ مگر ان تمام میں مین مقدم ہوں ہم تمام زہریلے ہیں اور علی الترتیب ایک سے ایک زیادہ زہریلا ہے۔ نیز آئیسل مجھ سے چوگنا زیادہ زہریلا ہے۔ عام خیال کے خلاف میں میتھل سے زیادہ زہریلا ہوں گو ہم ایک ہی خاندان الکحل کے رکن ہیں اور ایک جیسا دکھائی دیتے ہیں۔ مگر اوصاف میں ایک نہیں ہیں۔ اگر میتھل قوت بصارت پر حملہ کرکے اندھا بناتا ہے تو مین اعلیٰ اعصاب پر حملہ کرکے قوت ارادی، قوت تمیزی اور کارکردگی پر حملہ کرتا ہوں۔

مجھے بنانا آسان ہے۔ پی جانا اس سے آسان ہے۔ اور پی جانے والوں کو دھوکا دینا مجھے اس سے بھی آسان ہے مین اس وقت زیادہ نقصان پہونچاؤں گا جب کہ مجھے زیادہ مقدار میں نیز زیادہ تلخ جسم کے اندر داخل کرتے ہیں۔

مین زہر ہوں مگر لوگ دھوکے میں ہیں۔ جب یہ دیکھتے ہیں کہ خود پیتے ہیں تو مرتے نہیں جاتے اور نہ دوسرے استعمال کرتے وقت مرتے ہیں تو کیوں نہ دھوکے میں آئیں؟ مگر بات یہ ہے کہ میں انھیں دھوکہ دینے کی خاطر ہی یہ شطرنج کی چال چلتا ہوں اگر مین کسی کو مجھے منہ لگاتے ہی مار ڈالتا تو اسی وقت سے ہر کوئی مجھے چھونے کو ڈرتا۔ تم مجھے کئی ایک شرابوں میں دیکھو گے

جن کے مختلف نام ہوتے ہیں اور مختلف تناسب میں مین ان میں شامل رہتا ہوں۔
مختلف شرابوں میں جنگ عظیم سے پہلے مین اس تناسب سے شامل رہتا تھا۔

بیر ... چارفی صدی
ایل ... سات فی صدی
سڈار ... نو فی صدی
وائین ... گیارہ تا تیتالیس فی صدی
جن ... باون فی صدی
برانڈی ... ترپن فی صدی
وسکی ... چون فی صدی

ہماری انجمن کی کارگزاریاں

جناب وی۔ پی گوپالن صاحب بی۔ اے سکرٹری
(مترجم)
جناب مانک راؤ صاحب کتب خانہ دار

ترک مسکرات کے لئے اختیار کئے جانے والے اصولوں اور طریقوں پر بحث کرنے ہماری انجمن کے ہفتہ وار جلسے ہر دوشنبہ کو منعقد کئے جاتے ہیں۔ اور انجمن کے ہر طے شدہ مسئلہ کو انجمن کا عملہ عملی جامہ پہناتا ہے اور انجمن نے یہ طے کیا تھا کہ مندرجہ ذیل عبارت لکھے ہوئے تختیاں ریلوے بسوں میں لٹکائے جائیں جو نہ صرف بلدۂ حیدرآباد میں بلکہ اضلاعوں میں بھی گھومتی ہیں اور یہ امر مسلمہ ہے کہ آج حیدرآباد میں تبلیغ کا بہترین ذریعہ یہی بسیں ہیں۔

"دنیا کے بڑے بڑے ڈاکٹروں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ نشہ سے انسان کا،
"دل، جگر، گردہ، اور دماغ خراب ہوتا ہے۔ اور نسل پیدا کرنے کے جراثیم"

"زائل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ بھائیو نشہ سے پرہیز کرو"

ہماری یہ خواہش ہے کہ یہی عبارت کے ٹن کے اسٹنسلس بنائے جائیں یعنی ٹین کی چادر پر یہ عبارت لکھی جائے اور اس کو اس طرح کاٹ لیا جائے کہ اس ٹین کو دیوار پر رکھ اس پر سے روشنائی کا برش مار دیا جائے تو دیوار پر وہ عبارت آجائے۔ یہ طریقہ عام طور پر مشتہرین اختیار کرتے ہیں۔ نیز یہ طریقہ دیوار پر لٹکانے والے بڑے بڑے کاغذی اشتہاروں کا نعم البدل ہے جس سے کافی بچت ہوتی ہے۔

اس طرح نہ صرف بلدہ حیدرآباد کے اونچے اونچے مقامات جو عوام کے آنکھوں کے روبرو ہوتے ہیں یہ عبارت لکھوائی جائے گی بلکہ اس قسم کے اسٹنسلس ہمارے صوبہ کی کمیٹیوں کو بھی مہیا کئے جائیں گے تاکہ وہ اپنے اپنے احاطوں میں گاؤں میں ان کا استعمال کریں۔

یہ طریقہ تو ان کے لئے ہے جو لکھنا پڑھنا جانتے ہیں لیکن ان بیچاروں کے لئے جو علم سے بے بہرہ ہیں نشہ بازی کے نقصانات کو واضح کرنے والے بڑے بڑے رنگین تصاویر چھپوانا چاہتے ہیں جو کھیتوں پر چسپاں کیا جاکر لٹکائے جاتے ہیں۔ اس قسم کے چند تصاویر ہماری کمیٹی کے دفتر کے صحن کے دونوں بازو لٹکائے گئے ہیں اور ایک کافی تعداد نہ صرف انپڑوں کی بلکہ تعلیم یافتوں کی بھی توجہ ان تصویروں کی جانب جارہی ہے اس لئے اس قسم کے جاذب نظر تصاویر بڑی تعداد میں طبع کرکے ہماری ہر ایک شاخ کو تقسیم کرنیکا ارادہ ہے علاوہ اس کے مسکرات کے خلاف زبردست تبلیغ کرنے کی خاطر ہر ایک ضلع کو ایک ایک میجک لنٹرن مہیا کرنے کا تصفیہ کیا گیا ہے اور انپڑ طبقے میں تبلیغ کرنے کا یہ بہترین ذریعہ ہے۔ اور یہی وہ انپڑ طبقہ ہے جو بلا سمجھے بوجھے اپنی کمائی نشہ بازی میں بے دریغ صرف کرتا ہے۔

ان تمام مندرجہ بالا تبلیغی مساعی کا خیال کرتے ہوئے منظوری بابتہ ۱۳۴۷ف میں اضافہ کرنے سرکار عالی سے استدعا کی گئی ہے۔

ٹمپرنس کالونی (نوآبادی ترک مسکرات) کے تعمیر کے نسبت جس کا ذکر گزشتہ پرچہ میں میں نے کیا تھا۔ ارکان انجمن کے زیر غور ہے۔ مرکزی انجمن کے ایک رکن مسٹر سی سی پال او۔ بی۔ ای، سلطان بازار وارڈ کے کپتان مسٹر شرما بیرسٹرایٹ لا اور میں نوآبادی کے لئے چند مقامات کا معائنہ کرکے ایک کا انتخاب کیا ہے اور اس مقام پر حکومت کی جانب سے نوآبادی تعمیر کرانے کی کوشش کی جارہی ہے اور ایسے چند نوآبادیاں تعمیر ہو جائیں تو ضرور ہے کہ نشہ بازی کم ہو۔ اس کا اس سے بڑا کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ ہر اُس شخص کو جو وہاں سکونت اختیار کرتا ہے اسے لازم ہے کہ نشہ بازی کو خیرباد کہے۔

امریکہ میں پھیلے ہوئے چند کارڈس روانہ کرکے جناب مولوی محمد ابوالحسن صاحب منصف چنچولی صوبہ گلبرگہ نے تحریک ترک مسکرات سے اپنی گہری دلچسپی ظاہر کی ہے۔ ان کارڈس پر گہرے رنگین لکیروں سے یہ بتایا گیا ہے کہ کس تناسب سے نشہ باز اور پرہیزگار کے عمر صحت اولاد اور جرائیم میں فرق پڑتا ہے۔ بہرحال یہ کارڈس نہایت مفید ہیں اور انجمن کے ایک جلسہ میں جو

۲۸ر جون ۱۹۳۷ء کو منعقد ہوا تھا یہ طے پایا ہے کہ اس رسالہ کے ذریعہ جناب مولوی ابوالحسن صاحب کا شکریہ ادا کیا جائے اور انجمن نے جناب ممدوح سے خواہش ظاہر کی ہے کہ اس قسم کے کارڈ وغیرہ زیادہ تعداد میں ملنے کا پتہ معلوم کریں۔ انجمن کی یہ عین خواہش ہے کہ کسی نہ کسی صورت میں ان کارڈس کا مضمون باجازت پبلیشرز رسالہ میں شائع کریں۔ انجمن عوام سے درخواست کرتی ہے کہ کتابیں تصویریں یا کوئی اور قسم کا ادب جو تحریک ترک مسکرات سے متعلق ہو ہمیں روانہ کریں۔ مفید ہونے کی صورت میں انھیں خرید کر کتب خانہ میں محفوظ کرنے میں انجمن ہمیشہ تیار رہے گی۔

اُن اصحاب سے جو ہماری اس تحریک سے دلچسپی رکھتے ہیں کمیٹی درخواست کرتی ہے کہ ان کے دوستوں کو اس رسالہ کے چندہ دار بننے کی ترغیب دیں جس کا سالانہ چندہ نہایت ہی قلیل یعنی صرف ۴ عدد ہے۔

ہماری نیک تحریک ہے اور ترک مسکرات جیسی تحریک کی مدد کرنا ذمہ دار شہری کا نہ صرف عین فرض ہے بلکہ قابلِ فخر کام ہے

ترک مُسکرات کے عالمی خبریں

جناب وی بی گوپالن صاحب سکرٹری

(مترجم)

جناب مانک راؤ صاحب کتب خانہ دار

انگلستان | یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ برطانیہ میں الکحل کے استعمال میں (۵۲) فی صدی کمی ہوئی۔ نیز سنہ ۱۹۱۳ء میں (۸۴½) ملین گیالن استعمال میں آیا تھا تو سنہ ۱۹۳۴ء میں صرف اکتالیس ملین خرچ ہوئے۔ اور ہسپتالوں میں تو نمایاں تخفیف ہوئی ہے یعنی سنہ ۱۹۰۰ء سے وائن اور اسپرٹ (۹۰) فی صدی کم استعمال کئے جارہے ہیں۔

نیشنل ٹمپرنس لیگ کی جانب سے نیشنل یونین آف ٹیچرس کا ستھواں سالانہ بریک فاسٹ کمبلس کیف اسوتھسی میں بتاریخ ۳۰ر مارچ سنہ ۱۹۳۶ء بصدارت مسٹر ولیم چارلس ترتیب دیا گیا تھا۔ نیشنل آف ٹیچرس کے صدر مسٹر آر۔ کی پٹن نے یہ تسلیم کیا ہے کہ لیگ اور اساتذہ کا تعلق ضروری ہے اس سے ایک دوسرے کو سمجھنے کا موقعہ ملتا ہے اور ہمدردی بڑھتی ہے۔

اپنی اس تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ عورتوں اور مردوں کی آنے والی نسلیں پرہیزگار ہونی چاہئے اور اس ضرورت کو ہر شخص محسوس کرتا ہے۔

ڈاکٹر ویکس نے اس بات پر زور دیا کہ مدارس میں لڑکوں اور لڑکیوں کو الکحل کی ماہیت اور اثرات سے پوری طرح واقف کروانا چاہئے اور سنجیدگی سے بیان کیا کہ جارج چہارم کے رسم تاج پوشی کو تمام طالب علموں کو آدھا پنٹ تخم داین دیا گیا تھا تو وکٹوریہ کے رسم تاج پوشی کے دن آدھا پنٹ بیر دیا گیا تھا۔ مگر جارج ششم کی تاج پوشی کی خوشی میں تو صرف چائے پلایا گیا ہے

امریکہ امریکہ کے بڑی نس نس ریسرچ فون ڈیلیشن نے یہ معلوم کیا ہے کہ آٹو موبائل اموات کے (۲۵) فی صدی کے ذمہ دار نشہ باز شوفر اور نشہ باز رہرو ہیں۔ اور یہ لکھتے ہوئے ہمیں افسوس اور حیرت ہوتی ہے کہ ہر ہفتہ (۴۰۰) اشخاص موت کے گھاٹ اترتے ہیں اور پچیس ہزار سے بچے اور بڑے اپاہج ہو جاتے ہیں۔

ہندوستان صوبہ پنجاب میں کہاسور کے قریب کے گاؤں میں ایک نوجوان سکھ رہتا ہے اس کو افیون کی لت ہے ایک دفعہ افیون کی شدید طلب ہوئی مگر خریدنے کو پیسہ نہیں تھا۔ موقعہ پاکر اپنے والد کی غیر حاضری میں مکان سے گیہوں چرا کر بیچا اور اس سے افیون خریدا کسی طرح یہ حال اس کی سوتیلی ماں کو معلوم ہو گیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ برافروختہ ہوئی اور اس کو کھانا دینے سے انکار کیا۔ افیون کی خاطر اس بے حرمتی کو برداشت نہ کر سکا۔ نشہ میں اس نوجوان نے کلہاڑی لی اور اپنی سوتیلی ماں کو اور اس کے تین بچوں کو جو کمسن تھے جان سے مار ڈالا۔ یہ گڑبڑ سن کر ایک پڑوسن آئی تھی سو وہ بھی مجروح ہوئی۔ افیون کی خاطر چار خون۔

صوبہ مدراس کے تیلالی تعلقہ ہر یجن مہاسبھا کے صدر جناب ویلا پرمیا صاحب نے ۲۲ جون کو اپنی صدارتی تقریر میں تحریک ترک مسکرات پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ ایک زمانہ وہ تھا کہ ہم اعلیٰ و برتر تھے اور اک زمانہ یہ ہے کہ ہم ذلیل اور پست ہیں اگر ہمیں پہلی جیسی حالت پر آنا مقصود ہے۔ ممتاز خدمات حاصل کرنے کی خواہش ہے تو ہمیں چاہئے کہ مسکرات کو ترک کریں۔ نشہ بازی سے پرے ہو جائیں۔ واقعہ یہ ہے کہ ہمیں کھانے کو دانہ نہیں مگر شراب، سیندھی کو پئے جاتے ہیں۔ نشہ باز کی نہ عزت ہوتی ہے نہ وقعت، پھر بے عزت کو اعلیٰ خدمات ملیں کہاں سے؟

حیدرآباد دکن سکندرآباد کے موسیٰ خاں بازار میں ایک خوبصورت عورت رنگنا نامی رہتی تھی اور ستیا اس کا عاشق تھا۔ ایک روز ان دونوں میں "تو تو میں میں" اور "ہاتھا پائی" ہوئی۔ دوسرے روز گھر کا دروازہ بند ہی بند تھا یہ دیکھ کر چند پڑوسی

پچھلے دروازے سے اندر داخل ہوئے۔ دیکھتے کیا ہیں زنانہ مری پڑی ہے اس کی چھوٹی سی لڑکی اس کے گود میں دودھ پیتے پڑی ہے اور بازو ایک بوتل جس سے شراب کی بو آرہی تھی اور دو گلاس پڑے ہوئے تھے۔ تب اس کی اطلاع پولیس کو دی گئی پولیس موقعہ واردات پر پہنچی اور مردہ پر زخم وغیرہ کے نشانات نہیں پائے جانے سے بغرض پوسٹ مارٹم کے۔ ای۔ ایم ہاسپٹل کو مردہ روانہ کیا گیا۔

مہاناڈ آدی ہندو فرقہ کے جنگم گروؤں کے پہلے جلسے کی صدارت کرتے ہوئے جو سکندر آباد میں منعقد ہوئی تھی جناب بی۔ ایس وینکٹ راؤ صاحب نے فرمایا کہ آدی ہندوؤں میں جنگم گروؤں کو مذہبا اعلیٰ حیثیت ہے اور انھیں چاہئے کہ اپنی حیثیت کو بجا طور پر استعمال کر کے اپنے فرقہ میں نشہ بازی کے نقصانات اور ترک مسکرات کے فوائد پر وعظ دیں۔ حاضرین اس سے متاثر ہو کر ترک مسکرات کی قسم کھائے اور وعدہ کیے کہ جناب صدر کے ادعا کے مطابق وعظ دیا کریں گے۔ جناب صدر نے ان کو آلہ جات موسیقی دینے کا وعدہ کیا۔ اور خواہش ظاہر کی کہ ان کے ذریعے ہر ہفتہ مختلف محلہ جات میں بھجن کے ذریعہ تحریک ترک مسکرات کی تبلیغ کریں۔

پنجہ گٹہ، راجہ نبسی لال بہادر کے باغ میں بصدارت جناب یم وی بھاگا ریڈی صاحب ایڈیٹر "آدی ہندو"، ایک جلسہ بتاریخ یکم جون منعقد ہوا۔ صدارتی تقریر جاری رکھتے ہوئے صاحب صدر نے استدعا کی کہ وہ مقدس اور غیر مقدس خوشی و غم ہر دو اوقات میں شراب نوشی و گوشت خوری کو ترک کریں اور خصوصاً والدین سے التجا کی کہ اپنی اولاد کو ان دونوں سے دور رکھیں۔

پہلی مہاراشٹر کانفرنس میں جو یکم جون کو پرتور ضلع پربھنی میں منعقد ہوئی۔ پنڈت گوبند راؤ جی نائل وکیل نے اپنی صدارتی تقریر میں ترک مسکرات پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ خصوصاً جاتراؤں اور عرسوں میں مسکرات کی فروخت مسدود کیجائے اور عوام کا فرض ہے کہ تحریک ترک مسکرات کی امداد کریں۔

غزل

جناب مولوی ہادی علی صاحب ہادی کنتوری

بادہ خواری کے سبب بستی میں ویرانہ ہوا
ہو گئے برباد گھر آباد میخانہ ہوا

کچھ نہ سمجھے جام مے بھر بھر کے تو خالی کئے
جام خالی عمر کا لبریز پیمانہ ہوا

جانتے ہیں پیر جی پیر مغاں کو آجکل
مے پرستی کرتے ہیں مشرب جو رندانہ ہوا

پگڑیاں اتنی اُتاریں بن گیا ساقی کا گھر
مالیت میں خم کا ڈھکنا تاج شاہانہ ہوا

شعلۂ نار جہنم ہے چراغ میکدہ
جل گیا جو طائر دل اس کا پروانہ ہوا

عقل زائل ہو گئی جاتے رہے ہوش و حواس
جس نے چاہا دختر رز کو وہ دیوانہ ہوا

راہ حق پر جو نہ ہو ہادی سمجھئے اُس کو غیر
مائل باطل ہوا اپنا بھی تو بیگانہ ہوا

رباعیات

کوشش میں کمی شیوۂ عاقل تو نہیں
وہ تجھ سے کسی حال میں غافل تو نہیں

ہمت کر تو خدا کرے گا تائید
بندے کچھ مے کا ترک مشکل تو نہیں

سچ تم سے بتائیں کس نظر سے آئے
ہم جان اور ایمان کے ڈر سے آئے

پھر بھول کے جائیں گے نہ میخانے کو
توبہ ہوئی اب سے آئے گھر سے آئے

ویران ہستی کے باغ ہو جاتے ہیں
گل سوکھ کے شکل داغ ہو جاتے ہیں

چلتی ہے جہاں بادہ پرستی کی ہوا
گھر کے گھر بے چراغ ہو جاتے ہیں